Freebooks.pk
Free Notes • Past Papers • Guides for Students

اردو لازمی جماعت گیارہویں — پنجاب بورڈ (PECTAA)

سبق 19

غزل (فراق گورکھپوری)

Urdu Class 11 Lesson 19: Ghazal (Firaq Gorakhpuri)

فراق گورکھپوری • شبنمستان • مطلع و مقطع • صنعتِ تضاد • جدید غزل

© freebooks.pk — Original educational content

Free notes: freebooks.pk

سبق 19: غزل (فراق گورکھپوری)

Urdu Class 11 Lesson 19: Ghazal (Firaq Gorakhpuri)

یہ نوٹس پنجاب بورڈ (PECTAA) کی جماعت گیارہویں کی کتاب اردو (لازمی) کے انیسویں سبق پر مبنی ہیں، جس میں فراق گورکھپوری کی غزل شامل ہے۔ یہ غزل ان کے مجموعے 'شبنمستان' سے لی گئی ہے اور اس کی ردیف 'بھی نہیں' ہے۔

اس غزل میں فراق نے محبت کی نفسیاتی کیفیتوں کو نئے انداز سے بیان کیا ہے: عشق ختم ہو کر بھی ختم نہیں ہوتا، یاد نہ آنے کے باوجود محبوب بھولتا نہیں، اور مہربانی محبت کا متبادل نہیں۔ نوٹس میں شاعر کا تعارف، شعر وار تشریح، مرکزی خیال، مطلع، مطلعِ ثانی اور مقطع کی اصطلاحات، صنائع، تذکیر و تانیث، اور مختصر، تفصیلی اور معروضی سوالات شامل ہیں۔

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو فراق گورکھپوری کی غزل کی نمایاں خصوصیات سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ میں تخلیقی اور تنقیدی صلاحیتیں پیدا کرنا۔
- فراق کی غزل میں موجود انسانی جذبات و احساسات کی تفہیم پیدا کرنا۔
- طلبہ کو فراق کی غزل کے فلسفیانہ پہلوؤں سے آشنا کرنا۔

شاعر کا تعارف

فراق گورکھپوری کا اصل نام رگھوپتی سہائے اور تخلص فراق تھا۔ وہ گورکھپور (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد منشی گورکھ پرشاد ایک تعلیم یافتہ شخص تھے، پیشہ وکالت تھا اور شعر و شاعری سے بھی خاصا شغف رکھتے تھے؛ ان کا تخلص عبرت تھا۔ فراق کی شاعری سے دل چسپی کی بڑی وجہ ان کا گھریلو ادبی ماحول ہی تھا۔

فراق نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ وہ اردو، فارسی اور انگریزی ادب کا وسیع مطالعہ رکھتے تھے۔ 1930ء میں انگریزی ادب میں الہ آباد یونیورسٹی سے امتیازی نمبروں میں ایم اے کیا اور پھر عمر بھر تدریس کے پیشے سے وابستہ رہے۔ غزل کے ساتھ ان کے تنقیدی مضامین اور خطوط کو بھی شہرت ملی۔ بھارت اور سوویت یونین کی طرف سے ان کی ادبی خدمات پر انھیں اعزازات دیے گئے۔

فراق مشرقی و مغربی ادب پر گہری نظر رکھنے والے وسیع المطالعہ شاعر تھے۔ آریائی اور دیو مالائی کلچر انھیں ورثے میں ملا اور مطالعے نے انھیں مغربی، ایرانی اور ہندوستانی کلچر کا محرم بنا دیا، اسی لیے ان کی غزل میں انسانی ذہن و دل کی گہرائیوں میں اتر کر نئے خیالات پیدا کرنے کا رجحان ملتا ہے۔ ان کی غزلوں میں شدید جذباتی کیفیات اور جمالیاتی حسن پایا جاتا ہے،

Free notes: freebooks.pk

اور انھوں نے غزل کو نئے موضوعات اور نئی زندگی بخشی۔ تصانیف: پچھلی رات، چراغاں، گلِ نغمہ، شعلۂ ساز، روحِ کائنات، غزلستان، شبنمستان، اردو کی عشقیہ شاعری اور اردو غزل گوئی؛ تمام کلام 'کلیاتِ فراق' میں شائع ہو چکا ہے۔

شعری اصطلاحات اور صنائع

مطلع

قصیدے، غزل یا نظم کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوں؛ اس غزل کا مطلع 'سر میں سودا بھی نہیں...' ہے۔

مطلعِ ثانی

مطلع کے بعد اگر ایک اور مطلع (دونوں مصرعے ہم قافیہ) آ جائے تو اسے مطلعِ ثانی کہتے ہیں۔

مقطع

غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص لائے؛ اگر تخلص نہ ہو تو وہ محض آخری شعر کہلائے گا۔ یہاں مقطع 'منہ سے ہم اپنے برا تو نہیں کہتے کہ فراق...' ہے۔

ردیف و قوافی

ردیف: بھی نہیں؛ قوافی: تمنا، بھروسا، اٹھتا، بے جا، ایسا، ٹھکانا، دیکھا، اچھا۔

صنعتِ تضاد

متضاد الفاظ کا استعمال؛ مقطع میں 'برا' اور 'اچھا'، دوسرے شعر میں 'یگانوں' اور 'بیگانوں'۔

تضمین / مکالمہ

چھٹے شعر کا پہلا مصرع واوین میں ہے، یعنی صیاد سے براہِ راست خطاب اور مکالمے کا انداز۔

نفسیاتی انداز

فراق محبت کو جذبات کے بجائے ذہنی و نفسیاتی کیفیتوں کے طور پر دیکھتے ہیں؛ متضاد کیفیتوں (بھولنا اور یاد نہ آنا) کا بیک وقت بیان ان کی خصوصیت ہے۔

غزل کا تعارف

فراق کی یہ غزل محبت کی پیچیدہ اور متضاد کیفیتوں کی تصویر ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اب سر میں جنون اور دل میں آرزو نہیں رہی، مگر یہ بھی یقین نہیں کہ محبت واقعی ختم ہو گئی ہے۔ دل نہ اپنوں میں شمار ہوتا ہے نہ غیروں میں، پھر بھی محبوب کی محفل سے اٹھتا نہیں۔

Free notes: freebooks.pk

وہ کہتا ہے کہ محبوب کی محض مہربانی محبت نہیں ہوتی؛ پہلے کی بے جا ناراضی میں بھی ایک اپنائیت تھی جو اب نہیں رہی۔ مدتوں سے یاد نہیں آیا مگر بھولا بھی نہیں۔ دیوانے عموماً ہنگامہ نہیں کرتے مگر بعض کا کچھ پتا نہیں۔ مقطع میں شاعر بڑی بے تکلفی سے خود پر طنز کرتا ہے کہ فراق محبوب کا دوست تو ہے مگر کچھ اچھا آدمی بھی نہیں۔

شعر وار تشریح

شعر 1 (مطلع): ترکِ محبت کا بھروسا نہیں

شاعر کہتا ہے کہ اب نہ سر میں عشق کا جنون ہے اور نہ دل میں کوئی آرزو باقی ہے، بظاہر میں نے محبت چھوڑ دی ہے۔ مگر اس ترکِ محبت پر بھی بھروسا نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ عشق کی آگ راکھ میں دبی رہتی ہے اور کسی بھی لمحے پھر بھڑک سکتی ہے۔ یہ محبت کی نفسیات کا گہرا مشاہدہ ہے۔

شعر 2: نہ اپنوں میں نہ غیروں میں

شاعر کہتا ہے کہ میرا دل اب نہ محبوب کے اپنوں میں گنا جاتا ہے اور نہ بیگانوں میں؛ یعنی اس کی کوئی حیثیت نہیں رہی۔ اس کے باوجود یہ دل محبوب کی جلوہ گاہ سے، جہاں وہ ناز و ادا سے اپنا حسن دکھاتا ہے، اٹھنے کا نام نہیں لیتا۔ یگانوں اور بیگانوں میں صنعتِ تضاد ہے۔

شعر 3: مہربانی محبت نہیں

شاعر محبوب سے کہتا ہے کہ اے دوست! مہربانی کو محبت نہیں کہتے۔ اب تو مجھ سے تیری بے وجہ ناراضی بھی نہیں رہی۔ پہلے کی بے جا رنجش میں بھی ایک تعلق اور اپنائیت تھی، اب محبوب صرف رسمی مہربانی کرتا ہے جو محبت کے ختم ہونے کی علامت ہے۔ شاعر کو اسی بات کا دکھ ہے۔

شعر 4: یاد نہیں آئی، بھولے بھی نہیں

شاعر کہتا ہے کہ مدتیں گزر گئیں ہمیں تیری یاد بھی نہیں آئی، مگر ایسا بھی نہیں کہ ہم تجھے بھول گئے ہوں۔ یعنی محبوب اب شعوری یاد کا حصہ نہیں رہا بلکہ لاشعور میں اس طرح بس گیا ہے کہ اسے یاد کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ یہ فراق کے نفسیاتی انداز کی عمدہ مثال ہے۔

شعر 5: دیوانۂ عشق کا ٹھکانا نہیں

شاعر کہتا ہے کہ عشق کے دیوانے عام طور پر ہنگامے نہیں اٹھاتے، وہ خاموشی سے دکھ سہتے ہیں۔ مگر اے دوست! بعض دیوانوں کا کوئی ٹھکانا نہیں؛ اگر ان کا صبر ٹوٹ جائے تو وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں اور بڑا ہنگامہ کھڑا کر سکتے ہیں۔ یہ محبوب کے لیے ایک لطیف تنبیہ بھی ہے۔

Free notes: freebooks.pk

شعر 6: ہمیں گل ہیں، ہمیں بلبل ہیں

شاعر صیاد سے خطاب کرتا ہے کہ ارے صیاد! پھول بھی ہم ہیں اور بلبل بھی ہم، یعنی حسن اور عشق دونوں ہمارے اندر ہیں۔ افسوس کہ تو نے ہماری حقیقت نہ سنی نہ دیکھی۔ صیاد سے مراد ظالم دنیا یا محبوب ہے جو عاشق کی اصل قدر نہیں پہچانتا۔

شعر 7 (مقطع): دوست مگر اچھا آدمی نہیں

مقطع میں شاعر شوخی سے کہتا ہے کہ ہم اپنے منہ سے تو برا نہیں کہتے، مگر سچ یہ ہے کہ فراق تیرا دوست ضرور ہے لیکن کچھ اچھا آدمی بھی نہیں۔ اس میں خود پر طنز، انکسار اور بے تکلفی کا حسین امتزاج ہے۔ ‘برا’ اور ‘اچھا’ میں صنعتِ تضاد ہے۔

مرکزی خیال

غزل کا مرکزی خیال محبت کی نفسیاتی پیچیدگی ہے۔ محبت ترک کر دینے کے بعد بھی دل میں موجود رہتی ہے؛ محبوب یاد نہ آئے تب بھی بھولتا نہیں؛ اور رسمی مہربانی سچی محبت کا بدل نہیں ہو سکتی۔ فراق نے یہ کیفیات سادہ، بے تکلف اور گفتگو جیسے انداز میں بیان کر کے غزل کو نئی گہرائی دی ہے۔

اہم الفاظ کے معنی

سودا

جنون، دیوانگی۔

تمنا

آرزو، خواہش۔

ترکِ محبت

محبت چھوڑ دینا۔

یگانے

اپنے لوگ۔

بیگانے

غیر لوگ۔

جلوہ گہِ ناز

محبوب کے ناز و ادا سے حسن دکھانے کی جگہ۔

رنجشِ بے جا

بلا وجہ ناراضی۔

ہنگامے اٹھانا

شور شرابا کرنا۔

دیوانۂ عشق

عشق میں دیوانہ۔

ٹھکانا نہ ہونا

کچھ پتا نہ ہونا کہ کیا کر بیٹھے۔

صیاد

شکاری۔

گل و بلبل

پھول اور بلبل؛ حسن و عشق کی علامتیں۔

خاکہ

غزلِ فراق: محبت کی متضاد کیفیات: یہ خاکہ دکھاتا ہے کہ فراق کی غزل میں محبت کی متضاد کیفیتیں کیسے ایک ساتھ موجود ہیں۔

غزلِ فراق: محبت کی متضاد کیفیات



مختصر سوالات و جوابات

شاعر کو ترکِ محبت کا بھروسا کیوں نہیں؟

کیونکہ محبت دل میں دبی رہتی ہے اور کسی بھی وقت پھر جاگ سکتی ہے۔

دیوانۂ عشق کیا کچھ کر سکتا ہے؟

عام طور پر وہ ہنگامہ نہیں کرتا، مگر صبر ٹوٹ جائے تو اس کا کچھ ٹھکانا نہیں، بڑا ہنگامہ کھڑا کر سکتا ہے۔

‘جلوہ گہِ ناز’ سے کیا مراد ہے؟

محبوب کی وہ محفل یا جگہ جہاں وہ ناز و ادا سے اپنا حسن دکھاتا ہے۔

شاعر صیاد سے مخاطب ہو کر کیا کہتا ہے؟

کہ گل بھی ہم ہیں اور بلبل بھی ہم، مگر تو نے ہماری حقیقت نہ سنی نہ دیکھی۔

freebooks.pk

مقطع میں شاعر نے اپنے بارے میں کیا رائے دی ہے؟

کہ فراق محبوب کا دوست تو ہے مگر کچھ اچھا آدمی بھی نہیں؛ یہ شوخی اور انکسار ہے۔

اس غزل کی ردیف اور قوافی لکھیں۔

ردیف: بھی نہیں؛ قوافی: تمنا، بھروسا، اٹھتا، بے جا، ایسا، ٹھکانا، دیکھا، اچھا۔

شاعر کے نزدیک کس چیز کو محبت نہیں کہتے؟

مہربانی کو۔

مدتوں یاد نہ آنے کے باوجود شاعر کیا کہتا ہے؟

کہ ایسا بھی نہیں کہ ہم تجھے بھول گئے ہوں۔

فراق گورکھپوری کا اصل نام کیا تھا؟

رگھوپتی سہائے۔

فراق نے کس مضمون میں اور کہاں سے ایم اے کیا؟

انگریزی ادب میں، الہ آباد یونیورسٹی سے (1930ء)۔

مطلعِ ثانی کسے کہتے ہیں؟

مطلع کے بعد آنے والا دوسرا مطلع، جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں۔

یہ غزل کس مجموعے سے لی گئی ہے؟

شبنمستان۔

تفصیلی سوالات و جوابات

فراق کی غزل کے مطلع اور چوتھے شعر کی تشریح کریں۔

مطلع کا مفہوم

شاعر کہتا ہے کہ اب نہ سر میں جنون ہے نہ دل میں تمنا، مگر اس ترکِ محبت پر بھروسا نہیں؛ محبت کسی بھی وقت لوٹ سکتی ہے۔

مطلع کی خوبی

یہ محبت کی نفسیات کا سچا بیان ہے؛ ظاہری بے نیازی کے نیچے جذبہ زندہ رہتا ہے۔ دونوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔

Free notes: freebooks.pk

چوتھے شعر کا مفہوم

مدتوں محبوب یاد نہیں آیا، مگر ایسا بھی نہیں کہ اسے بھلا دیا ہو؛ وہ لاشعور میں بس چکا ہے۔

فنی پہلو

دونوں شعروں میں متضاد کیفیتوں کا بیک وقت بیان، سادہ اور گفتگو جیسا لہجہ اور ردیف ‘بھی نہیں’ کی معنویت نمایاں ہے۔

فراق گورکھپوری کی غزل گوئی کی خصوصیات بیان کریں۔

نفسیاتی گہرائی

فراق محبت کی ذہنی و نفسیاتی کیفیتوں کو گہرائی سے بیان کرتے ہیں، جیسے یاد نہ آنا مگر بھولنا بھی نہیں۔

تہذیبی وسعت

آریائی و دیو مالائی ورثے اور مغربی، ایرانی و ہندوستانی کلچر کے مطالعے نے ان کی غزل کو وسعت دی۔

جذبات اور جمالیات

ان کی غزل میں شدید جذباتی کیفیات اور جمالیاتی حسن ملتا ہے؛ انھوں نے غزل کو نئے موضوعات دیے۔

اسلوب

سادہ، بے تکلف اور گفتگو جیسا لہجہ؛ خود پر طنز اور شوخی، جیسے اس غزل کے مقطع میں۔

‘مہربانی کو محبت نہیں کہتے اے دوست’ اور ‘ارے صیاد ہمیں گل ہیں...’ والے اشعار کی تشریح کریں۔

مہربانی اور محبت

محبوب اب رسمی مہربانی کرتا ہے، مگر شاعر کہتا ہے کہ یہ محبت نہیں؛ پہلے کی بے جا ناراضی میں بھی جو تعلق تھا وہ اب نہیں رہا۔

اس شعر کی نزاکت

عام طور پر ناراضی کو برا سمجھا جاتا ہے، مگر فراق کے نزدیک رنجش بھی محبت کی علامت تھی؛ اس کا ختم ہونا تعلق کے ٹوٹنے کا اعلان ہے۔

صیاد سے خطاب

شاعر کہتا ہے کہ حسن (گل) اور عشق (بلبل) دونوں ہم ہیں، مگر صیاد نے ہماری حقیقت نہ دیکھی نہ سنی۔

علامتی معنی

صیاد ظالم دنیا یا بے قدر محبوب کی علامت ہے؛ گل و بلبل اردو شاعری کی روایتی علامتیں ہیں جنھیں فراق نے نئے معنی دیے۔

Free notes: freebooks.pk

فراق گورکھپوری کے حالاتِ زندگی اور تصانیف پر نوٹ لکھیں۔

خاندان

اصل نام رگھوپتی سہائے؛ گورکھپور میں پیدا ہوئے؛ والد منشی گورکھ پرشاد عبرت وکیل اور شاعر تھے۔

تعلیم و ملازمت

ابتدائی تعلیم گھر پر؛ 1930ء میں الہ آباد یونیورسٹی سے انگریزی میں ایم اے؛ عمر بھر تدریس۔

اعزازات

بھارت اور سوویت یونین کی طرف سے ادبی خدمات پر اعزازات ملے۔

تصانیف

پچھلی رات، چراغاں، گلِ نغمہ، شعلۂ ساز، روحِ کائنات، غزلستان، شبنمستان، اردو کی عشقیہ شاعری، اردو غزل گوئی؛ کلیاتِ فراق۔

معروضی سوالات (MCQs)

غزل کے پہلے شعر کو کہتے ہیں: (الف) مقطع (ب) مطلع (ج) حسنِ مطلع (د) مطلعِ ثانی

درست جواب: (ب) مطلع۔ مطلع۔

ترکِ محبت کا نہیں ہے: (الف) کوئی انجام (ب) بھروسا (ج) فائدہ (د) اعتبار

درست جواب: (ب) بھروسا۔ بھروسا۔

'یگانوں' سے مراد ہے: (الف) بیگانے لوگ (ب) اپنے لوگ (ج) تنہا لوگ (د) منفرد لوگ

درست جواب: (ب) اپنے لوگ۔ اپنے لوگ۔

_____ کو محبت نہیں کہتے اے دوست! (الف) ارزانی (ب) عداوت (ج) شفقت (د) مہربانی

درست جواب: (د) مہربانی۔ مہربانی۔

مقطع میں صنعت استعمال ہوئی ہے: (الف) صنعتِ مبالغہ (ب) صنعتِ تکرار (ج) صنعتِ تضاد (د) صنعتِ مراعات النظیر

درست جواب: (ج) صنعتِ تضاد۔ برا اور اچھا۔

اس غزل کی ردیف ہے: (الف) نہیں (ب) بھی نہیں (ج) تمنا (د) اچھا

درست جواب: (ب) بھی نہیں۔ بھی نہیں۔

Free notes: freebooks.pk

فراق گورکھپوری کا اصل نام تھا: (الف) رگھوپتی سہائے (ب) گورکھ پرشاد (ج) برج نارائن (د) دیا شنکر

درست جواب: (الف) رگھوپتی سہائے۔ رگھوپتی سہائے۔

فراق کے والد کا تخلص تھا: (الف) عبرت (ب) حسرت (ج) چکبست (د) نسیم

درست جواب: (الف) عبرت۔ عبرت۔

فراق نے ایم اے کیا: (الف) اردو میں (ب) فارسی میں (ج) انگریزی ادب میں (د) فلسفے میں

درست جواب: (ج) انگریزی ادب میں۔ انگریزی ادب، الہ آباد یونیورسٹی۔

یہ غزل کس مجموعے سے ہے؟ (الف) غزلستان (ب) شبنمستان (ج) گلِ نغمہ (د) روحِ کائنات

درست جواب: (ب) شبنمستان۔ شبنمستان۔

غزل کے آخری شعر کو جس میں تخلص ہو، کہتے ہیں: (الف) مطلع (ب) مقطع (ج) بیت (د) قطعہ

درست جواب: (ب) مقطع۔ مقطع۔

'سودا' کا مطلب ہے: (الف) خریداری (ب) جنون (ج) خواب (د) غم

درست جواب: (ب) جنون۔ یہاں جنون، دیوانگی۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- شاعر: فراق گورکھپوری (رگھوپتی سہائے)، گورکھپور؛ والد منشی گورکھ پرشاد عبرت؛ انگریزی میں ایم اے (1930ء، الہ آباد)۔
- ماخذ: شبنمستان؛ کلیاتِ فراق۔
- ردیف: بھی نہیں؛ قوافی: تمنا، بھروسا، اٹھتا، بے جا، ایسا، ٹھکانا، دیکھا، اچھا۔
- مطلع: سر میں سودا بھی نہیں...؛ مقطع: منہ سے ہم اپنے برا تو نہیں کہتے کہ فراق...۔
- صنائع: تضاد (یگانے/بیگانے، برا/اچھا)؛ گل و بلبل کی علامتیں۔
- تذکیر و تانیث: سودا (مذکر)، تمنا (مؤنث)، بھروسا (مذکر)، ہنگامہ (مذکر)۔

امتحانی نکات

- فراق کے اشعار کی تشریح میں متضاد کیفیتوں (ترک مگر بھروسا نہیں، یاد نہیں مگر بھولے بھی نہیں) کو واضح کریں۔
- مطلع، مطلعِ ثانی اور مقطع کی تعریف کے ساتھ اسی غزل سے مثال دیں۔
- مقطع میں صنعتِ تضاد اور خود پر طنز دونوں کا ذکر کریں۔

Free notes: freebooks.pk

- تذکیر و تانیث کے جملے بناتے وقت فعل کو اسم کے مطابق رکھیں، مثلاً ‘تمنا پوری ہوئی’ اور ‘بھروسا ٹوٹ گیا’۔
- فراق کی خصوصیات کے سوال میں ان کے وسیع مطالعے اور نفسیاتی انداز کو بنیاد بنائیں۔